مطلع رضا مندی اور انتخاب معلوم کرنا(D1. Informed Consent and Informed Choice)

باب کے مقاصد(Chapter Objectives) :-

صحت کے پیشہ سے متعلق عملہ اور مریضوں کے درمیان تعلقات میں تمام سوسائٹیز میں تیزی سے تبدیلی آرہی ہے کہ مریضوں کو زیادہ بولنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ معاشرے کے دیگر سماجی طبقات مثلاً با اختیار افراد، صارفین اور شہریوں کے درمیان بھی بالکل یہی صورت حال ہے۔اس سبق کے درج ذیل مقاصد ہیں۔

(i) رضا مندی معلوم کرنے کا تصور متعارف کرانا۔

(ii) انتخاب اور ترجیح معلوم کرنے کا طریقہ متعارف کرانا۔

(iii) مختلف سوسائٹیز میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو قبول کرنے اور ہر فیصلہ کرنے سے قبل بحث کرنا۔

مطلع رضا مندی (D1.1 Informed Consent) :-

جانوروں کا سرجن کسی جانور (animal) سے مرضی معلوم کئے بغیر اسکے پیر میں ہونے والے، ٹیومر کا علاج کرسکتا ہے۔اس کے برعکس انسان (human) جو اشرف المخلوقات ہے اسے تحفظ فراہم کرنے کے لیے خصوصی اختیارات دیئے گئے ہیں ڈاکٹر انسان کی زندگی کی اقدار جو اس کے لیے اہم ہے، کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے کہ اَن پڑھ اور نہ سمجھ مریضوں کا علاج انکی لاعلمی کی بنیاد پر کردیا جائے۔اچھا ڈاکٹر مریض کو اسکی کیفیت طریقہ علاج، مسائل اور ممکنہ حل کی وضاحت کرتا ہے جس کے بعد رضا مندی معلوم کی جاتی ہے اس عمل کو مطلع رضا مندی(Informed Consent) کہتے ہیں۔

مطلع رضا مندی کا اصول ہم سادا الفاظ میں اس طرح بیان کرسکتے ہیں کہ مریض کو علاج، اس کے طریقۂ کار، خطرات متبادل طریقۂ علاج اور اس میں کامیابی کے امکانات سے متعلق معلومات اس زبان جس کو مریض سمجھ سکتا ہو فراہم کرنے کے بعد رضا مندی حاصل کی جائے۔

درج ذیل معلومات مریض کو اس زبان میں فراہم کی جائیں جو مریض کی مادری زبان ہو یا جس زبان کو باآسانی سمجھ سکتا ہو۔

- ☆ سفارش کردہ علاج اور طریقہ کار کو بیان کرنا۔
- ☆ کامیابی کے امکانات نیز ڈاکٹر کے لحاظ سے کامیابی کے کیا معنیٰ ہیں، کی وضاحت کرنا۔
- ☆ متبادلات مثلاً دوسرے علاج یا طریقے، خطرات اور فوائد کے ساتھ وضاحت کرے۔
- ☆ علاج نہ کرانے کی صورت میں نتیجہ۔
- ☆ سفارش کردہ طریقہ کے خطرات اور فوائد بیان کرنا خاص طور پر یہ بتانا کہ موت یا جسمانی اعضاء کے ناکارہ ہونے کے کتنے امکانات ہیں۔
- ☆ علاج کے دوران خاص مسائل بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی بتانا کہ عام زندگی کے معمولات شروع کرنے میں کتنا وقت لگے گا۔
- ☆ دوسرے قابل اور تجربہ کار فزیشین سے اگر کوئی معلومات ان حالات میں لینا ضروری ہو تو اسکا بھی تذکرہ کیا جائے۔

اپنی اس ذمہ داری کو افراد کی اکثریت ضرور قبول کرے گی لیکن کچھ افراد ایسے بھی ہوں گے جو اس پر عمل نہ کریں لیکن ان نکات کو کسی قانون سے بھی مستثنیٰ سمجھنا چاہیے۔ اسکی کوئی وجہ نہیں کہ مطلع رضا مندی کے اصولوں کو نہ اپنایا جائے اگر کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مطلع رضا مندی غیر ضروری ہے اور ڈینٹسٹ اور ڈاکٹر پر زور ڈالتے ہیں کہ وہی بہتر ہے یا کرنا چاہیے جو آپ صحیح تصور کررہے ہیں پھر بھی اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ مریض سے اس متعلق کوئی بات نہ کریں۔

جدید میڈیسن میں بہت سارے متبادل علاج موجود ہیں جو ڈاکٹر کو پس وپیش اور سراسیمگی میں ڈال دیتے ہیں اور مریض یہ معلوم نہیں کرتے کہ علاج کے لیے کوئی متبادل انتخاب موجود ہیں۔لیکن ڈاکٹر کو پھر بھی اسکا پابند ہونا چاہیے کہ طریقۂ علاج اور ٹیکنک جو مریض کی زندگی اور اسکی اقدار کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہوں اس سے متعلق جو بھی معلومات اسکے پاس موجود ہیں اسکی ضرور وضاحت کرے۔

سائنسی مطالعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر اور مریض کے درمیان اچھی اور مسلسل رابطہ کاری سے مریض کی جلد صحت یابی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مریض کی طرف سے یہ ذمہ داری بوجھ اور ناگوار چیز تصور کی جا سکتی ہے لیکن ہمیں اسکو برداشت کرنا پڑے گا کیونکہ اس سے مریض کی آزادی اور خود مختاری کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے لیکن پیچیدہ حالات میں بھی یہی فیصلہ کرنا چاہیے اور ہیلتھ ورکرز کو چاہیے کہ وہ مریض کو معلومات فراہم کر کے فیصلہ لیں ہمیں اس کے لیے بہتر انداز اختیار کرنا ہوگا لیکن اس طریقہ کار میں کچھ وقت لگ سکتا ہے جسے مختلف ہیلتھ کیئر سسٹم میں ایک محدود عنصر (limiting factor) شمار کیا جاتا ہیں۔ ہیلتھ کیئر ورکرز میں اچھی تجویز اور صلاح دینے کے ساتھ صحیح فیصلہ کی طرف مائل کرنے کی صلاحیت بھی ہونا چاہیے تا کہ مریض کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

کئی ہیلتھ کیئر ورکرز اور پروفیشنل یہ تصور کرتے ہیں کہ خاندان کے افراد کو مریض سے زیادہ واقفیت ہوتی ہے لہذا وہ مشورہ میں خاندان کے افراد کو بھی شامل کر سکتے ہیں اسکو خاندان سے رابطہ کاری کی آزادی (Familial autonomy) کہا جاتا ہے۔ تمام سوسائٹیز میں کچھ خاندان ایک سوچ کے مطابق یک جان ہو کر اجتماعی فیصلہ کرتے ہیں جبکہ دیگر خاندانوں میں افراد سے تعلقات کی بنیاد پر انفرادی مشوروں کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

موزونیت پسندی سے مطلع انتخاب کی طرف پیش قدمی (D1-2. Transitions from Paternalism to Informed Choice)

قدیم زمانے میں طبی اخلاقیات وجود میں آئی جس کا سلسلہ 3 سے 5 صدی بی سی (قبل مسیح) سے ہپوکریٹ اوتھ سے شروع ہوتا ہے ان میں رضامندی کا کوئی تذکرہ نہیں جب کہ طب کے بنیادی ڈھانچہ میں 1950 تک اس روائتی ماڈل کو کئی ممالک میں موروثیت پسندی کہا جاتا رہا، اور اس سے یہ مطلب لیا جاتا تھا کہ ڈاکٹر اور مریض کے درمیان باپ اور بیٹے کی طرح کا رشتہ ہوتا ہے۔ درج ذیل خاکہ ڈاکٹر اور مریض کے درمیان تین مختلف قسم کے رابطوں کو ظاہر کرتا ہے:

حصہ داروں کے تعلقات میں درجات (Level of Participants in Relationship)

مثال کے طور پر علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس جانا۔ (e.g. Visit to a doctor to seek treatment)

موروثیت پسندی	مطلع رضامندی	مطلع انتخاب
ڈاکٹر ⇗ مریض	ڈاکٹر ⇔ مریض	مریض ⇙ ڈاکٹر

غذا کی خریداری کے لیے سپر مارکیٹ جانا۔ (e.g. Visit to a Supermarket to buy food)

موروثیت پسندی	مطلع رضامندی	مطلع انتخاب
شاپ ⇗ صارفین	شاپ ⇔ صارفین	خریدار ⇙ دکاندار

موزونیت پسندی کے نظریہ کو رد کرنے کے لیے جدید اصول اور رد عمل سے کچھ سال پہلے کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ صحت کے شعبہ سے متعلق با اثر عملہ اور ڈاکٹر مریض کے علاج کے لیے فیصلہ کرتے وقت انکی رائے اور اقدار کا بالکل خیال نہیں کرتے تھے۔ ماضی میں زیادہ تر ہیلتھ پروفیشنلز خاص طور پر فزیشین یہ خیال کرتے تھے کہ مریض کو مطلع کرنا یا ان سے رضامندی حاصل کرنا انکے حق میں بہتر نہیں۔ دورِ ماضی میں ڈاکٹر صلاح اور مشورہ دینے اور مرض کی وضاحت کرنے میں کس حد تک اہل تھے اسکا کوئی واضح ثبوت نہیں لیکن ماضی میں ڈاکٹر اور مریض کے درمیان صلح مشورہ کے لیے دیے جانے والے وقت سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے تاہم ابھی تک ہمارے لیے یہ ایک چیلنج ہے۔

Translated by:	ترجمہ
Syed Iqbal Alam	سید اقبال عالم
Associate Professor	ایسوسی ایٹ پروفیسر
Department of Microbiology	شعبہ خرد حیاتیات